از: احمد منزوی
ترجمہ: سید عارف نوشاہی

اسلامی فقہ پر نو دریافت دو کتابیں

(۱) فقہ بابری (۲) جواہر اوغانی

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی نے نادر مطبوعات و مخطوطات جمع کرنے اور خریدنے کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے، اس نے حال ہی میں دو قیمتی مخطوطات خریدے ہیں جو ہمارے خیال میں بے حد کم یاب ہیں۔ یہاں اختصار کے ساتھ ان کا تعارف کرایا جاتا ہے۔

۱۔ فقہ بابری (فارسی۔ نثر)

اس کے مصنف نورالدین بن قطب الدین بن احمد بن زین الدین الخوافی نے اپنا نام دیباچے میں درج کیا ہے لیکن کتاب کے نام کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا۔ البتہ پہلے صفحے پر الحاقی خط میں کتاب کا نام "فقہ بابری" لکھا گیا ہے۔ مصنف نے اسے "ظہیر السلطنۃ والدنیا والدین محمد بابر بادشاہ" (ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے بانی ۹۳۲ - ۹۳۷ھ) کے نام معنون کیا ہے۔

دیباچے میں مصنف نے اپنے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک نامی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"آباء و اجداد این بیچارہ بہ وظائف دعوات درویشانہ، نسبت بہ خاندان عالی شان آن حضرت اشتغال نمودہ در ظلال عواطف پادشاہانہ این دودمان مرفہ و خوش حال می بودہ اند"[۱]

مصنف آگے چل کر لکھتا ہے:

"در اواخر سنہ خمس و عشرین و تسعمائۃ (۹۲۵ھ/ ۱۵۱۹ء) بہ قصد دیدار آن پادشاہ و کسب رخصت سفر بہ جانب حرمین شریفین، پس از سعی بسیار و طی منازل بہ وطن مالوف رسیدہ است و لله شہ تحفہ ای برای مجلس عالی بود کہ حکم جہان رسید کہ کتابی در عبادات بہ زبان فارسی بنگارد"[۲]

---

[۱] فقہ بابری، نسخہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی نمبر ۸۲۲۸
[۲] ایضاً

چونکہ ۹۲۵ھ میں بابر کی موجودہ افغانستان پر حکومت تھی، اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ مصنف کا "وطن مالوف" کابل کے آس پاس ہی ہوگا۔

مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں فقہ کی سات کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ہر کتاب کے نام کے لیے اس نے مخفف حروف استعمال کیے ہیں۔ ھ "ھدایہ" کے لیے، ک "کفایہ" کے لیے، شو "شرحِ وقایہ" کے لیے، ش "شرح مختصر وقایہ" کے لیے، خ "خزانہ" کے لیے، ص "خلاصہ" کے لیے اور ق "فتاوی قاضی خان" کے لیے۔ مصنف نے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے لیے حرف "ن" استعمال کیا ہے جو اس کے نام کا پہلا حرف بھی ہے اور آخری حرف بھی۔ اگرچہ مصنف کسرِ نفسی سے کام لیتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے اپنی رائے کو حرف "ن" کے تحت فقہا کی رائے سے اس لیے الگ بیان کیا ہے کہ "کسی را در غلط نیندازد" (کسی کو مغالطے میں نہ ڈالے)۔ لیکن اس کا یہی کام اس امر کا پتا دیتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کا باصلاحیت فقیہ تھا۔

"فقہ بابری" حنفی فقہ کی کتاب ہے اور اس کا متن بہت سنجیدگی کا حامل ہے۔ مصنف نے موضوعات کو "کتاب" عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ ہر "کتاب" ایک "مقدمہ" اور چند "باب" پر مشتمل ہے۔ اور ہر باب چند "فصل" پر مبنی ہے۔ یہ کتاب طہارت کے مسائل سے شروع ہو کر حج کے مسائل پر ختم ہوتی ہے۔ موضوعات کی فہرست نسخے کے شروع میں موجود ہے۔ کتاب کا متن اسی فہرست کے مطابق ہے۔

آغاز: ومن یعتصم باللہ فقد ھدی۔ مندوب ترین فرضی کہ فقہای این پرور، کہ سالکان مسلک سعی و اجتہادوند۔

یہ نسخہ پختہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں صدی ہجری سے متعلق ہے۔ پہلے ورق پر لطف اللہ کی مہر بھی ثبت ہے جس میں تاریخ ۱۰۱۲ھ کندہ ہے۔ کاغذ سمرقندی ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ نسخہ مکمل ہے۔ صرف ترقیمے کا آدھا حصہ موجود نہیں ہے۔ کل اوراق ۲۴۴ ہیں۔ آثار بتاتے ہیں کہ اس نسخے کے کاتب کا وطن افغانستان تھا۔[1]

---

[1] فقہ بابری کا دوسرا نسخہ خدا بخش لائبریری۔ بانکی پور میں ہے۔ اس کتاب پر قدرے تفصیلی مضمون مولانا محمد اسحاق بھٹی نے اپنی کتاب "برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ" میں تحریر کیا ہے۔ (مترجم)

۲- جواہر اوغانی

مصنف عبداللہ نیازی، جس کے عہد کا علم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ مصنف نے " رسالہ مخدومنا ضیاء الملۃ والدین السنامی " سے اقتباسات دیے ہیں ۔ لیکن یہ سنامی، خواجہ نظام الدین اولیا (م ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء) اور نخشبی (م ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰ء) کے معاصر نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ مصنف نے اس میں متعدد بار متاخر کتب سے بھی روایات نقل کی ہیں ۔ یا تو لفظ " مخدومنا " کا استعمال صحیح نہیں ہوا یا یہ کوئی دوسرے سنامی ہیں ۔ مصنف نے اپنے جو ماخذ دیے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ یہ کتاب " تفسیر حسینی " (ملا کاشفی نے ۸۹۸ھ/ ۱۴۹۲ء میں لکھی) سے بعد میں اور گیارھویں صدی ہجری سے پہلے تالیف کی ہے جیسا کہ کتابت اور خط سے معلوم ہوتا ہے ۔

کتاب کا نام مقدمے اور خاتمے میں درج ہے لیکن مصنف کا نام صرف خاتمے میں مذکور ہوا ہے ۔ مضامین کی تقسیم پچاس " جوہر " پر ہوئی ہے ، جن میں سے بعض چند " درہ " یا " فصل " یا " باب " پر مشتمل ہیں ۔ مصنف نے معروف کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور ان کا حوالہ دیا ہے ۔ جہاں عربی عبارت تھی ، اسے عربی ہی میں رہنے دیا ہے ۔ اکتیسویں جوہر میں مصنف نے سماع کی تردید میں ایک مکمل عربی رسالہ " قامع البدعۃ لنصرۃ الائمۃ الاربعہ " درج کیا ہے جو ایک مقدمہ ، چند فصل اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے ۔ اس رسالے کے مصنف کا نام دیباچے میں مذکور نہیں اور نہ ہی اس کی ابتدائی عبارت رسالہ " قامع البدعۃ فی نصرۃ السنۃ " تالیف محی الدین محمد بن امیر حسینی معروف بہ سید عاشق کے ابتدائی کلمات سے ملتی ہے ۔ مؤخر الذکر رسالے کا نام کشف الظنون میں موجود ہے[۳۵]

مضامین (جواہر) کی فہرست حسب ذیل ہے :

(۱) ایمان (۲) طہارت (۳) صلاۃ (۹ درے) ۔ (۴) زکوٰۃ (۵) صوم (۵ درے) ۔ (۱۰) امر بہ معروف و نہی از منکر (۱۵) تقوی و صفات متقین (۲۰) خدمت و شرکت در امور حکومت (۲۵) لباس (۳۰) الابق والمکاتب (۳۵) صید و کشتار (۴۰) آفرینش جہان (۴۵) حرمت

---

[۳۵] کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۳۰۶ مطبوعہ استنبول

خمر و بنگ و افیون (۵۰) حدود و تعزیرات - خاتمہ در سعت رحمت پروردگار۔

آغاز : الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ واصحابہ ..... امابعد مفسران می فرمایند کہ " با " بسم اللہ باب خزانہ حق است ... امابعد جواہری چند معاون۵

یہ نسخہ خطِ نستعلیق میں گیارھویں صدی ہجری کے شروع میں لکھا گیا اور تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔

---

۵ جواہر اوغانی - نسخہ گنج بخش، نمبر ۸۱۹۲ ——— [اسی مصنف (نیازی) کی فقہ پر ایک اور کتاب " نوادر اوغانی " جو دس ابواب پر مشتمل ہے، کا مخطوطہ مدنی مسجد راولپنڈی میں موجود ہے۔ عبداللہ نیازی کی فقہ پر ایک اور فارسی کتاب " تحفۂ زمانی " کا قلمی نسخہ قومی عجائب گھر پاکستان۔ کراچی (مخطوطہ نمبر ۶۵۹ - ۱۹۶۱) میں موجود ہے۔ یہ کتاب ۱۲ فصول پر مشتمل ہے اور بدعت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، ذکر امر بالمعروف، نکاح، عقیقہ، سرود وغیرہ کے مسائل پر بحث کرتی ہے۔ یہ تمام مسائل اہلِ سنت کے فقہی نقطۂ نظر سے پیش کیے گئے ہیں۔ مذکورہ مخطوطہ رجب ۱۰۸۶ھ میں کتابت ہوا۔

کتب کے نام، مصنف کے نام، موضوع اور زمانہ تالیف میں پائی جانے والی چنداں یکسانیت کے باعث یہ امر قرینِ حقیقت معلوم ہوتا ہے کہ جواہر اوغانی، نوادر اوغانی اور تحفۂ زمانی کا مصنف ایک ہی شخص ہے۔

اسلام ——— دینِ آسان

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

جو لوگ اسلام کے احکام کو بہت دشوار اور ناممکن العمل سمجھتے ہیں، انھیں یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کو ہماری تنگ نظری اور غلط فہمیوں نے دشوار بنا دیا ہے، ورنہ حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق دین آسان ہے۔ اس کتاب میں ایسے متعدد مسائل پر تفصیل سے عقلی روشنی ڈالی گئی ہے جو بہت الجھے ہوئے سمجھے جاتے تھے۔

صفحات ۳۶۸ قیمت ..... ۱۲ روپے

ملنے کا پتا : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور